خوش قسمت کون؟

02 July 2026

(For Islamic Brothers)

ہند بھر میں دعوت اسلامی (انڈیا) کے ہفتہ وار
اجتماعات میں ہونے والا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے:

زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔ (جامع صغیر، حرف الزاء، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

سُرُور رہتا ہے کیف دَوام رہتا ہے
لبوں پہ میرے دُرود و سلام رہتا ہے
بَری ہیں نارِ جہنم سے وہ خُدا کی قسم!
کہ جن کو ذِکرِ محمد سے کام رہتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج ایک موضوع پر بڑی گفتگو کی جاتی ہے اور وہ ہے **خوش قسمت کون؟**(Who is fortunate?)۔ آج ہر ایک نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق خوش قسمتی کے کچھ معیار بنا رکھے ہیں، **کوئی کہتا ہے:** جس کے پاس بڑی اچھی گاڑی ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ **کوئی کہتا ہے:** جس کے پاس دولت کی رَیل پَیل ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ **کوئی کہتا ہے:** جس کا گھر بڑا خوبصورت ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ **کوئی کہتا ہے:** جس کے بڑے بڑے لوگوں سے رابطے ہیں وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ آج ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ آیا جن لوگوں کو ہم خوش قسمت سمجھتے ہیں، **وہی لوگ خوش قسمت ہیں یا حقیقت کچھ اور ہے؟** آیئے! اس بارے میں ایک حدیثِ مبارکہ سنتے ہیں، چنانچہ

1...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

مال ودولت اور اولاد کی حقیقت

ایک دن نبیِّ کریم، رءوف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری اور تمہارے اَہل و عیال (Family)، مال اور اَعمال کی مثال کیا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہتر جانتے ہیں۔ تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمہاری، تمہارے اَہل وعیال، مال اور اعمال کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس کے تین (3) بھائی ہوں، جب اُس کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بُلائے اور ایک سے کہے: تم میری حالت دیکھ رہے ہو، یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ جواب دے: میں تمہارے لئے اتنا کر سکتا ہوں کہ فی الحال تمہاری تیمارداری کروں، تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری حاجات اور ضروریات کو پورا کروں، پھر جب تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہیں غسل دے کر کفن پہناؤں اور لوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اُٹھاؤں کہ کبھی میں کندھا دوں اور کبھی کوئی دوسرا، جب (تمہیں دفن کر کے) واپس آؤں تو جو کوئی تمہارے بارے میں پوچھے اُس کے سامنے تمہاری بھلائی ہی بیان کروں۔ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ بھائی در حقیقت اُس شخص کے **اَہل و عیال ہیں**۔ یہ فرمانے کے بعد نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَروَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوچھا: اُس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ تو عرض کی: ہم اُس میں کوئی بھلائی نہیں پاتے۔ اِس کے بعد اِرشاد فرمایا: پھر وہ اپنے دوسرے بھائی سے کہے: تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو، تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہے: میں اُس وقت تک تمہارا ساتھ دوں گا جب تک تم زندہ ہو، جونہی تم دنیا سے رُخصت ہو گئے تو ہمارے راستے جدا جدا ہو جائیں گے کیونکہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اور میں یہیں دنیا میں رہ جاؤں

گا۔(نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:) یہ بھائی اصل میں اُس شخص کا **مال ہے**،اِس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم اُسے بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ پھر حُضور نبیِّ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: وہ شخص اپنے تیسرے بھائی سے کہے: یقیناً تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو اور تم نے میرے اَہل و عیال اور مال کا جواب بھی سُن لیا ہے، بتاؤ! تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے کہے: میرے بھائی، میں تو قبر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا، تمہیں گھبراہٹ سے بچاؤں گا، جب حساب کا دن آئے گا تو میں تیرے میزان میں جا بیٹھوں گا اور اُسے وزن دار کر دوں گا۔(حُضور نبیِّ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:) یہ اُس کا **(نیک) عمل ہے**، اِس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ تو بہت اچھا دوست ہے! حُضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہی حقیقت (Reality) ہے۔(کنزالعمّال، حرف المیم، کتاب الموت، قسم الافعال، ذیل الموت، ۸/ ۳۱۸، الجزء: ۱۵، حدیث: ۴۲۹۷۴)

پیارے اسلامی بھائیو! آج 2 چیزوں کو بڑی اَہمیت دی جاتی ہے، **ایک خاندان، اور دوسرا مال و دولت**۔ غور کیجئے! آج جس **خاندان** کے بل بوتے پر انسان پھولے نہیں سماتا، اچھے خاندان سے تعلق ہونے کی بنا پر فخر و غرور کرتا ہے، ساری زندگی دولت کمانے کے لئے اپنی زندگی داؤ پر لگا دیتا ہے، تکلیفیں اور مصیبتیں اُٹھاتا ہے، لوگوں کے طعنے برداشت کرتا ہے، اپنی زندگی کو بے آرام کر دیتا ہے، سردی و گرمی کو برداشت کرتا ہے اور ان کے مستقبل کو بنانے کے لئے اپنا مستقبل داؤ پر لگا دیا جاتا ہے حالانکہ وہ صِرف قبرستان تک ساتھ دیں گے۔

دوسرا وہ مال جس سے انسان بڑی محبت کرتا ہے، جسے دنیا میں بڑا سنبھال سنبھال کر رکھتا ہے، جس کی خاطر راتوں کی نیندیں قربان کر دیتا ہے، جسے حاصل کرنے کے لئے حلال و حرام کی تمیز بھول جاتا ہے، لوگوں کو دھوکا دے کر کماتا ہے، جس کی خاطر گھر والوں کو چھوڑ کر دُور دراز علاقوں کا سفر کیا جاتا ہے، جسے جمع کرنے کے کئی طریقے سوچے جاتے ہیں، بِیسیاں (کمیٹیاں) ڈالی جاتی ہیں، **وہ مال** صِرف مَرنے تک ہی ساتھ رہے گا، جیسے ہی انتقال ہو گا، سب مال و دولت، جائیداد (Property) وغیرہ بیوی، بچے اور بہن بھائی رشتہ دار آپس میں تقسیم کر لیں گے۔

یاد رکھئے! بیوی بچوں کی اچھی تربیت اور ان کے حقوق کی ادائیگی کیلئے ان کے ساتھ مشغول رہنے، اپنے لئے، اپنے بال بچوں کے لئے اور جن کی کفالت انسان پر واجب ہے، ان کے لئے ضرورت کے مطابق رزقِ حلال کی بھاگ دوڑ کرنے میں کوئی بُرائی نہیں، مگر اولاد اور فیملی کی محبت میں مبتلا ہو کر اپنے ربِّ کریم کو بھول جانا، اولاد کی وجہ سے فخر و تکبر کرنا اور ضرورت سے بڑھ کر مال زیادہ ہونے کی کوشش جاری رکھنا نہ صرف بُرا ہے بلکہ انسان کی اُخروی سعادتوں سے محرومی کا سبب بھی ہے، چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت نمبر 20 میں ارشادِ باری ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ (پ۲۷، الحدید:۲۰)	ترجَمۂ کنز العرفان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کُود اور زینت اور آپس میں فخر و غرور کرنا اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔

اِس آیتِ کریمہ کے آخر میں اِرشاد فرمایا:

وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۝۲۰ (پ۲۷، الحدید:۲۰)	ترجَمۂ کنز العرفان: اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں لکھا ہے: دنیا کی زندگی آپس میں فخر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اس میں ایسی قباحتیں (بُرائیاں) موجود ہیں تو اِس میں دل لگانے اور اِس کے حُصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے اُن کاموں میں مشغول ہونا چاہیے جن سے اُخروی زندگی سنور سکتی ہے۔ (صراط الجنان، ۹/۷۴۱)

پیارے اسلامی بھائیو! شروع میں بیان کردہ روایت اور اِس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا! خاندان، اولاد اور مال و دولت صِرف دنیا ہی میں کام آتے ہیں، خاندان، اولاد تو صِرف قبرستان تک ساتھ جاتے ہیں، خاندان، اولاد اور مال و دولت تو کفن دفن کے کام آتے ہیں جبکہ نیک اعمال قبر کے اندر بھی کام آتے ہیں۔ خاندان، اولاد، مال اور دولت تو مرتے ہی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں جبکہ نیک اعمال قبر میں بھی اکیلا نہیں چھوڑتے، لہٰذا عقلمند انسان کو چاہیے کہ وہ مال زیادہ ہونے کا لالچ کرنے اور اپنی اولاد پر فخر و غرور کرنے کی بجائے نیک اعمال میں اضافے کے لئے کوشش کرتا رہے کیونکہ نیک اعمال کے بہت سے فوائد ہیں، مثلاً

☆**نیک اعمال** کی برکت سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆جنت کی نعمتیں نصیب ہوں گی۔ ☆عذابِ قبر و حشر سے نجات ملتی ہے۔ ☆گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہیں۔ ☆رَحمتِ الٰہی کے اُترنے کا سبب ہیں۔ ☆اللہ پاک دنیا و آخرت میں اِن کا اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے۔ ☆قبر میں اچھی اچھی اور پیاری شکل اِختیار کرکے آئیں گے۔ ☆قبر میں راحت وسکون کا باعث بنیں گے۔ ☆لوگوں میں انسان کی نیک نامی ہوتی ہے۔ ☆عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆دنیا و آخرت میں سلامتی اور نجات کا سبب ہیں۔ ☆حشر تک انسان کے ساتھ رہیں گے۔ ☆میدانِ محشر کی ہولناکیوں سے بچائیں گے۔ ☆میزانِ عمل پر کام آئیں گے۔ ☆

پُل صراط پر گزرنے میں مدد گار ثابت ہوں گے۔☆انسان کے جنت میں داخلے اور درجے بلند ہونے کاذریعہ بنیں گے۔

حقیقی خوش قسمت کون؟

اے عاشقانِ رسول! اب اپنے آپ سے سُوال کیجئے اور سوچئے کہ **حقیقت میں خوش قسمت کون ہے؟** کیا بڑے خاندان والا خوش قسمت ہے؟مال ودولت کی کثرت والا خوش قسمت ہے یاپھر ساری زندگی نیک اعمال کرکے قبر میں جانے والاخوش قسمت ہے؟یقیناًہر عقلمند اِس سُوال کے جواب میں بے اختیار یہی کہے گا کہ **نیک اعمال کرنے والے ہی خوش قسمت ہیں۔**

حقیقی خوش قسمت کون؟ حقیقی معنٰی میں کامیابی کس کو حاصل ہوگی؟ آیئے!اس بات کو جاننے کے لیے قرآنِ کریم کی 2 آیات سُنتے ہیں، چنانچہ

اللہ پاک اپنے پاکیزہ کلام میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(۱۳) (پ۴،النساء:۱۳)

ترجمۂ کنز العرفان:اور جو اللہ اور اللہ کے رسول کی اِطاعت کرے تواللہ اُسے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہمیشہ اُن میں رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

ایک اور مقام پر فرمانِ باری ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَؕ (پ۴،آل عمران:۱۸۵)

ترجمۂ کنزالعرفان: توجسے آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیاگیاتووہ کامیاب ہوگیا

اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں لکھا ہے: معلوم ہوا! قیامت میں حقیقی کامیابی یہ ہے کہ بندے کو جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل کر دیا جائے جبکہ دنیا میں کامیابی فِی نَفْسِہٖ کامیابی تو ہے لیکن اگر یہ کامیابی آخرت میں نقصان پہنچانے والی ہے تو حقیقت میں یہ خسارہ (نقصان) ہے اور خصوصاً وہ لوگ کہ دنیا کی کامیابی کے لئے سب کچھ کریں اور آخرت کی کامیابی کیلئے کچھ نہ کریں وہ تو یقیناً نقصان ہی میں ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اعمال کی طرف زیادہ توجہ دے اور اُن کے لئے زیادہ کوشش کرے جن سے اُسے حقیقی کامیابی نصیب ہو سکتی ہے اور اُن اعمال سے بچے جو اُس کی حقیقی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ (تفسیر صراطُ الجنان، پ۴، آل عمران، الآیۃ:۱۸۵، ۲/۱۱۲)

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی صحیح معنٰی میں خوش قسمت وہی ہے جو دوزخ سے بچ جائے۔ حقیقی خوش قسمت وہی ہے جو جنت کے عالیشان باغات میں پہنچ جائے، حقیقی خوش نصیب وہی ہے جو اپنا ایمان دنیا سے سلامت لے کر جانے میں کامیاب ہو جائے۔ سوچئے تو سہی کہ جو خوش نصیب اپنا ایمان دنیا سے سلامت لے کر چلا گیا، اب شیطان سے اُسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ربِّ کریم نے چاہا تو قبر میں بھی اُس کے لیے آسانیاں ہوں گی۔ قیامت کے دن بھی وہ امن میں ہو گا۔ پُل صراط سے گزرنا بھی اُس کے لیے آسان ہو جائے گا۔ دوزخ سے ہمیشہ کے لیے بچ کر جنت میں چلا جائے گا۔ یاد رہے! یہ سب کچھ اِس لیے ہو گا کہ وہ خوش نصیب اپنا ایمان دنیا سے سلامت لے کر جانے میں کامیاب ہو گیا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے ایمان کی سلامتی کی فکر کریں۔

یاد رکھئے! بہت زیادہ گناہ کرنے کو بُرے خاتمے کے اسباب میں بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ گناہوں سے بچیں اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے والے بن کر خوش قسمت لوگوں میں شامل ہو جائیں، کیونکہ ❁ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جو موت سے پہلے موت کی

تیاری کر لیتے ہیں۔ ۞ جن سے ربِّ کریم راضی ہوتا ہے۔ ۞ جنہیں قبر میں حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان نصیب ہو گی۔ ۞ جنہیں بروزِ قیامت اللہ کریم کی رَحمت نصیب ہو گی۔ ۞ جنہیں نامہ ٔاعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ۞ جنہیں قیامت کے دن حساب و کتاب کا خوف نہیں ہو گا۔ ۞ حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہو گی۔ ۞ جن کی قبریں جنتی باغ ہوں گی۔ ۞ نورِ مصطفٰے سے روشن ہوں گی۔ ۞ جنہیں جنت کی نعمتیں اور ۞ ایمان کی سلامتی نصیب ہو گی۔ آیئے! مل کر ربِّ کریم کی بارگاہ میں دعا مانگتے ہیں:

مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر | کر اُلفت میں اپنی فنا یا الٰہی
مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی

(وسائل بخشش، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! خوش قسمت کون؟ ہم اِس بارے میں سُن رہے ہیں۔ فی زمانہ جس طرح مال و دولت والوں کو خوش قسمت سمجھا جاتا ہے، اِسی طرح خوبصورت، تر و تازہ اور حسین و جمیل چہرے والوں کو بھی خوش قسمت سمجھا جاتا ہے، لیکن حقیقی طور پر تو خوش قسمت وہ ہیں جن کے چہرے قیامت کے دن خوبصورت اور چمکتے دمکتے ہوں گے، جنہیں قیامت کے دن نور عطا کیا جائے گا، جن کے چہروں کو دور سے دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے، جنتی بھی رشک کریں گے، جو جنت میں عمدہ باغات اور عظیمُ الشان نعمتیں ملنے پر خوشی منا رہے ہوں گے، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْغَاشِیَہ کی آیت نمبر 8 تا 10 میں ربِّ کریم اِرشاد فرماتا ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾

ترجَمۂ کنز العرفان: بہت سے چہرے اُس دن چین سے ہوں گے اپنی کوشش پر راضی ہوں گے بلند باغ میں۔

تفسیر صراطُ الجنان میں اِن آیات کے تحت لکھا ہے: اِس سے مُراد یہ ہے کہ قیامت میں پرہیز گار مومنین چین میں ہوں گے، نہ اُنہیں سورج کی گرمی ستائے گی، نہ زمین کی تپش (حرارت)، نہ اُنہیں خوف ہو گا نہ غم، نہ ربِّ کریم کا عِتاب (غضب) ہو، نہ فرشتوں کی لعن طعن (لعنت و ملامت)، نہ قیامت کی گھبراہٹ، کیونکہ یہ حضرات دنیا میں ربِّ کریم کے خوف سے بے چین رہے اور دنیا میں خوفِ خدا کی بے چینی قیامت کے دن چین کا ذریعہ ہے اور قیامت کے دن جب مسلمان اپنا مَرتبہ اور ثواب دیکھیں گے تو وہ دنیا میں کئے جانے والے اپنے نیک اعمال پر راضی اور خوش ہوں گے۔ حقیقتاً نیکیوں پر خوش ہونے کا وقت بھی قیامت ہی کا دن ہے، کیونکہ اپنے انجام کی خبر نہیں، لہٰذا جب محشر میں اعمال کی مقبولیت دیکھیں گے تو خوش ہوں گے یونہی مومنوں کے نیک اعمال نہایت اچھی شکلوں میں اُن کے ساتھ ہوں گے، جن کو دیکھ کر انہیں دلی شادمانی (خوشی) ہو گی۔ (صراط الجنان، ۱۰/۶۴۹)

نور آنکھوں میں تو چہروں پہ اُجالے ہوں گے | مصطفٰے والوں کے انداز نِرالے ہوں گے
جنّتی وہ ہے جنہیں اُن کی شفاعت پہ یقین | اور جو مُنکِر ہیں وہ دوزخ کے حوالے ہوں گے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یہ خوش قسمت لوگ کون ہیں؟ جن کے چہرے بروزِ قیامت چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، اُن پر رحمتِ الٰہی کی برسات ہو رہی ہو گی، لوگ حساب و کتاب کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور یہ لوگ اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے، اُن کو کسی قسم کا کوئی خوف اور غم نہیں ہو گا، چنانچہ

روشن چہرے والے

حضرت ابو اِدریس خولانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے عرض کی: میں اللہ پاک کی رضا کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا: تمہیں مبارَک ہو، میں نے نبیِّ بے مثال، سیدہ آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِرشاد فرماتے سُنا: قیامت کے دن بعض لوگوں کے لئے عرش کے گِرد کُرسیاں نصب کی جائیں گی، اُن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک دار ہوں گے، لوگ گھبراہٹ (Hasitation) کا شکار ہوں گے جبکہ اُنہیں کوئی پریشانی نہ ہوگی، لوگ خوفزدہ ہوں گے اُنہیں کوئی خوف نہ ہوگا، وہ ربِّ کریم کے دوست ہیں جن پر نہ کوئی اندیشہ (خوف) ہے نہ کچھ غم۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہیں؟ اِرشاد فرمایا: ھُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ یعنی اللہ کریم کی رِضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والے۔ (قوت القلوب، الفصل الرابع والاربعون فی کتاب الاخوۃ فی اللہ تبارک وتعالی... الخ، ۲/۳۶۴)

اے عاشقانِ رسول! کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو صِرف اللہ پاک کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، دوسروں کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں، گناہوں سے بچنے کی ترغیب دلاتے ہیں، مگر افسوس! بعض مقامات پر صورتِ حال اِس کے اُلٹ دکھائی دیتا ہے مثلاً ☆ کہیں ذات اور قومیت پر جھگڑا ہوتا نظر آتا ہے تو کہیں تَعَصُّب کی بنا پر لاٹھیاں چلتی نظر آتی ہیں۔ ☆ کہیں دکاندار اور کاروباری حصّے دار آپس میں لڑ رہے ہیں تو کہیں مالک مکان اور کرائے داروں میں ہاتھا پائی ہوتی نظر آتی ہے۔ ☆ کہیں ڈاکٹر اور مریض ایک دوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں تو کہیں ٹھیکیدار و ملازمین آپس میں گالی گلوچ کررہے ہیں۔ ☆ کہیں باپ اور بیٹا ایک

دوسرے سے جھگڑتے ہیں تو کہیں ساس بہو کے جھگڑے ہوتے نظر آتے ہیں۔☆ کہیں ایک پڑوسی دوسرے کو گالیاں دیتا نظر آتا ہے تو کہیں ایک دوست دوسرے کے عیبوں کو اچھالتا، غیبتیں اور چغلیاں کرتا نظر آتا ہے۔☆ کہیں دِینی سمجھ بُوجھ رکھنے والے ایک دوسرے کی بِلاوجہِ شرعی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں تو کہیں نیکی کی دعوت دینے والے ایک دوسرے کی باتوں سے ناراض ہو کر دِین کے کاموں میں سُستی کرتے نظر آتے ہیں۔

الغرض ہر طرف مسلمانوں میں بُغض و کینہ اور حسد پھیلا ہوا ہے، حالانکہ بُغض و کینہ اور حسد ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریاں ہیں، آیئے! اپنے دلوں میں مسلمانوں کے ساتھ محبت بڑھانے اور بُغض و کینہ سے جان چھڑانے کے لئے ایک روایت سنتے ہیں، چنانچہ

جنت میں لے جانے والا عمل

ایک بار اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: ابھی اِس راستے سے تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا۔ اتنے میں ایک انصاری صحابی آئے، اُنہوں نے اپنے جوتے اُلٹے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے اور اُن کی داڑھی سے وُضو کا پانی ٹپک رہا تھا، اُنہوں نے حاضر ہو کر سلام کیا۔ دوسرے دن پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہی اِرشاد فرمایا: تو پھر وہ ہی انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پہلے کی طرح آئے۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت عبدُ اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اُن صحابی کے پیچھے ہو لئے اور اُن کے پاس جا کر کسی طرح اُن سے تین(3) دن تک رُکنے کی اجازت لے لی۔ چنانچہ اُنہوں نے تین(3) راتیں اُن انصاری صحابی کے ساتھ گزاریں لیکن اُنہیں رات میں عبادت کرتے نہ دیکھا ہاں! جب وہ اپنے بستر پر کروٹ لیتے تو اللہ پاک کا ذکر کرتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے انصاری

صحابی سے اچھی بات کے علاوہ کچھ نہ سُنا۔ جب تین(3) دن پورے ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ پاک کے بندے! میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین(3) بار فرماتے سُنا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا اور تینوں بار آپ ہی آئے۔ تب ہی میں نے پکا اِرادہ کرلیا تھا کہ آپ کا عمل جانوں گا لیکن میں نے آپ کو کوئی بڑا عمل کرتے نہیں دیکھا۔ تو پھر آپ کو یہ مَرتبہ کیسے حاصل ہوا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میرا کوئی اور عمل نہیں! بس یہی ہے جو آپ نے دیکھا، ہاں! ایک بات یہ ضرور ہے کہ میں کسی بھی مسلمان کے لئے اپنے دل میں کھوٹ نہیں پاتا اور جو اللہ پاک نے کسی کو دیا ہے اُس پر حسد نہیں کرتا۔

حضرت عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے ان سے کہا: یہی وہ عمل ہے جس نے آپ کو بلندیاں بخشیں اور ہم اِس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (احیاء العلوم، ۳/۱۷۵ملتقطاً بتغیر)

نیکیوں میں دل لگے ہر دَم، بنا	عاملِ سُنَّت اے نانائے حُسین
میں گناہوں سے سَدا بچتا رہوں	کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین
جُھوٹ سے بُغض و حَسَد سے ہم بچیں	کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین

(وسائلِ بخشش، ص258)

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہی اللہ پاک کی رِضا اور ثواب کے حُصول کے لیے حسد، کینہ، بُغض و عداوت، لڑائی جھگڑوں اور نفرتوں کو بُھلا کر ایک دوسرے کے گلے لگ جانا چاہئے، ایک دوسرے سے معافی تلافی کرلینی چاہیے، کیونکہ ربِّ کریم کی رِضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کو بروزِ قیامت بہت بڑا مقام و مرتبہ ملے گا، چنانچہ

قابلِ رشک لوگ

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بروزِ قیامت عرش کے گرد نور کے منبر ہوں گے، اُن پر موجود لوگوں کے لباس اور چہرے نورانی ہوں گے، وہ نہ انبیا ہیں نہ شُہَدَا لیکن اُن پر انبیا اور شُہَدَا رشک کریں گے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُن کی صفات بیان فرمادیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پاک کی رِضا کے لئے آپس میں محبت کرتے، اس کی رِضا کی خاطر ساتھ بیٹھتے اور اُسی کی رِضا کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب المتحابین فی اللہ، ۱۰/۴۹۱، حدیث: ۱۷۹۹۹ ملتقطا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو جنت کی نعمتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دنیا کی عارضی تکالیف پر صبر کرتے، راتوں کی تنہائیوں میں اُٹھ کر نیک اعمال کرتے اور تکلیفوں کو برداشت کرتے ہیں۔ ایسے خوش نصیبوں کو مبارک ہو کہ ربِّ کریم انہیں کثیر انعامات و اکرامات سے نوازے گا اور ایسے خوش نصیبوں کے لئے ربِّ کریم نے طرح طرح کی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، چنانچہ

سونے کا محل

"**عُیُونُ الحکایات**" جلد2 صفحہ نمبر252 پر لکھا ہے: حافظ مُطَفَّر سعدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت مُتَّقِی و پرہیزگار تھے، مسلسل ساٹھ (60) سال تک اللہ پاک سے ملاقات کے شوق میں آنسو بہاتے رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک رات میں نے اپنے آپ کو خواب میں ایک ایسی نہر کے کنارے پایا جس میں عمدہ مُشک بہہ رہی تھی۔ اُس کے دونوں کناروں پر انتہائی

قیمتی موتی بکھرے ہوئے تھے۔ پھر میں نے سونے کی اینٹوں سے بنا ہوا محل دیکھا۔ جس میں خوبصورت لڑکیاں، بہترین لباس و زیورات سے آراستہ بلند آواز میں ربِّ کریم کی پاکی بیان کررہی تھیں، میں نے جب اُن کی تسبیح سُنی تو پوچھا: تم کون ہو؟ اُنہوں نے خوبصورت آواز میں کہا: ہم ربِّ کریم کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں۔ میں نے کہا: تم یہاں کیا کرتی ہو؟ اُنہوں نے کہا: ربِّ کریم نے ہمیں اُن لوگوں کے لئے پیدا فرمایا ہے جو رات کو عبادت کرتے اور اپنے ربِّ کریم سے دعا کرتے ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: **وہ خوش قسمت لوگ کون ہیں؟** جن کی آنکھیں ربِّ کریم تم سے ٹھنڈی کرے گا؟، اُنہوں نے کہا: کیا تم اُن لوگوں کو نہیں جانتے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا: بے شک یہ وہ لوگ ہیں، جو قرآن کی تلاوت کرتے، تَہَجُّد پڑھتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ ایسے ہی خوش نصیب عبادت گزاروں کے لئے اللہ کریم نے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔ (عیون الحکایات، ۲/ ۲۵۲، ملخصاً)

سُبْحٰنَ اللہ! کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رات کی تنہائی میں اپنے ربِّ کریم کو یاد کرتے ہیں، فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے پابندی کے ساتھ رکھتے ہیں، نمازِ تَہَجُّد ادا کرتے ہیں، روزانہ تلاوتِ قرآن کرتے ہیں، راتوں کو اُٹھ کر عبادت کرتے ہیں۔

جبکہ دوسری جانب غافل مسلمانوں کی ایک تعداد ایسی ہے جو راتوں کو دیر تک جاگ کر کبھی فلموں ڈراموں میں اپنا وقت برباد کرتی ہے تو کبھی سوشل میڈیا پر ساری ساری رات بے ہودہ اور فضول وڈیو دیکھتے ہوئے اپنا وقت برباد کرتی ہے۔ اِن میں اکثریت اُن لوگوں کی ہوتی ہے جنہیں نہ نمازوں کی کوئی فکر ہوتی ہے اور نہ قرآن پڑھنا آتا ہے، جن کو قرآن پڑھنا آتا بھی ہے تو وہ بھی مہینوں تک قرآنِ کریم کی زیارت نہیں کرتے، اُس کو ہاتھ تک نہیں لگاتے بلکہ اپنے نفس کو یوں جھوٹے دلاسے دیتے ہیں کہ ماہِ رَمَضان میں نمازوں کی کثرت

کریں گے، ماہِ رَمضان میں رات کو نوافل پڑھیں گے، ماہِ رَمضان میں خوب تلاوت کریں گے، ماہِ رَمضان میں صبح وشام ایک ایک پارہ پڑھیں گے، حالانکہ یہ جانتے ہیں کہ زندگی کا ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے اور زندگی ہر لمحہ تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے، ہم موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں مگر پھر بھی سستی کا مظاہرہ کرتے اور اپنے نفس کو جھوٹی تسلیاں دیتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اِس فانی دنیا کے دھوکے میں مبتلا ہوکر اپنے قیمتی لمحات کی ناقدری کرنے کے بجائے تقویٰ وپرہیز گاری اپنانے کی کوشش میں لگ جانا چاہئے، اپنے دن رات کو فُضولیات اور دُنیوی عیش وعشرت میں برباد مت کیجئے، بلکہ نمازوں کی پابندی اور روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوتِ قرآنِ کریم کی عادت بنایئے اور اللہ کریم نے جن کاموں کا حکم دیا ہے اُن کی ادائیگی میں سُستی نہ کیجئے اور نیکیوں میں مشغول ہو جایئے، کیونکہ نیکی کے کاموں میں کوشش کرنے والوں کے بارے میں

پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَاء کی آیت نمبر 94 میں ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖۚ وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾

(پ۱۷، الانبیاء: ۹۴)

ترجَمۂ کنزالعرفان: تو جو نیک اعمال کرے اور وہ ایمان والا ہو تو اُس کی کوشش کی بے قدری نہیں ہوگی اور ہم اُسے لکھنے والے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا: ربِّ کریم کی بارگاہ میں عالی حسب نسب (ماں باپ کا اُونچا خاندانی سلسلہ)، مال و دولت اور عزت و شہرت والا خوش قسمت نہیں ہے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جو چاہے کسی بھی قبیلے اور قوم سے تعلق رکھتا ہو، گورے رنگ والا ہو یا کالے رنگ والا، دولت مند ہو یا مفلس و غریب، مرد ہو یا عورت، اگر وہ ایمان والا ہے، نیک اعمال کرتا اور ربِّ کریم کی فرمانبرداری میں کوشش کرتا ہے، وہی دنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔

نیک عمل نمبر 42 کی ترغیب

اے عاشقانِ رسول! نیک، باکردار اور بااَخلاق مسلمان بننے، سُنّت پر عَمَل کا جذبہ پانے اور اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے سرگرم رہنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے! نیک اعمال پر عمل اور قافلوں میں سفر کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے گُناہ چھوڑنے، نیکیاں کرنے اور قبر و آخرت کی تیاری کرنے کا ذِہن بنے گا۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" میں سے نیک عمل نمبر 42 یہ ہے کہ کیا "آج آپ نے عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نفاق وریاکاری کا جرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزت بنانے کے لئے اس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔" اس نیک عمل پر عمل کرنے کی برکت سے ہم نفاق وریاکاری جیسے باطنی گناہوں سے بچ جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

1... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

عیادت کرنے کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے عیادت کرنے کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے دو(2) فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) عُوْدُوا الْمَرِیْضَ یعنی مریض کی عِیادت کرو (الادب المفرد، ص۱۳۷، حدیث ۵۱۸) (2) جس نے اچّھے طریقے سے وُضو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کی ثواب کی نیّت سے عِیادت کی تو اسے جہنّم سے 70 سال کے فاصلے تک دور کردیا جائیگا (ابوداؤد ج۳ ص۲۴۸ حدیث ۳۰۹۷) ☆"عیادت کرنا رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ مُبارَکہ ہے ☆مریض کی عِیادت کرنا سنّت ہے اگر معلوم ہے کہ عِیادت کیلئے جانے سے اُس بیمار پر گِراں (یعنی ناگوار) گزرے گا، ایسی حالت میں عِیادت کیلئے مت جایئے (بہار شریعت ج۳ ص۵۰۵) ☆ اگر مریض سے آپ کے دل میں رَنجش یا طبیعت کو اس سے مُناسَبَت نہیں پھر بھی عِیادت کیجئے ☆ اتّباعِ سنّت کی نیّت سے عِیادت کیجئے اگر مَحض اس لیے بیمار پُرسی کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی میری تیمارداری کیلئے آئے تو ثواب نہیں ملے گا ☆ کسی کی عِیادت کیلئے جائیں اور مَرَض کی سختی دیکھیں تو اُس کو ڈرانے والی باتیں نہ کریں مثلاً تمہاری حالت خراب ہے اور نہ ہی اِس انداز پر سَر ہلائیں جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ☆ عیادت کے موقع پر مریض یا دُکھی شخص کے سامنے اپنے چِہرے پر رنج و غم کی کیفیت نُمایاں کیجئے

﴿اعلان﴾

عیادت کرنے کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

﴿یاددھانی﴾

دو فرامین مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی

درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2)جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِى لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[3]

1…کنز العمال، 80/14، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

3…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴾5﴿ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴾6﴿ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

1 . . . القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 . . . الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة . . . الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ واراجتماع کے حلقوں کا شیڈول،02جولائی2026ء

(1): سنتیں اورآداب سیکھنا:5منٹ،(2): دعایاد کرنا:5منٹ،(3): جائزہ:5منٹ، کُل دورانیہ15منٹ

عیادت کرنے کے بقیہ مدنی پھول

☆بات چیت کاانداز ہر گز ایسانہ ہو کہ مریض یااُس کے عزیز کو وَسوَسہ آئے کہ یہ ہماری پریشانی پر خوش ہو رہاہے!☆ مریض کے گھر والوں سے بھی اظہارِ ہمدردی کیجئے اور جو خدمت یا تعاوُن کر سکتے ہوں کیجئے ☆ مریض کے پاس جاکر اُس کی طبیعت پوچھئے اور اُس کیلئے صحّت وعافیت کی دُعا کیجئے۔☆ مریض سے اپنے لیے دُعا کروایئے کہ مریض کی دُعا رَد نہیں ہوتی☆عیادت کرتے ہوئے موقع کی مناسَبَت سے مریض کو نیکی کی دعوت بھی پیش کیجئے، خُصوصاً نَماز کی پابندی کا ذِہن دیجئے کہ بیماریوں میں کئی نَمازی بھی نَمازوں سے غافِل ہو جاتے ہیں ☆ مریض کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھیے اور نہ شوروغل کیجئے ہاں اگر بیمار خود ہی دیر تک بٹھائے رکھنے کا خواہش مند ہو تو ممکنہ صورت میں آپ اُس کے جذبات کا احتِرام کیجئے ☆ مریض کی عیادت کے موقع پر تحفے لانا عُمدہ کام ہے مگر نہ لانے کی صورت میں عِیادت ہی نہ کرنا اور دل میں یہ خَیال کرنا کہ اگر کچھ نہ لے کر جائے گا تو وہ کیا سوچیں گے کہ خالی ہاتھ عیادت کے لیے آگئے۔ خالی ہاتھ بھی عِیادت کرہی لینی چاہیے نہ کرنا ثواب سے محرومی کا باعث ہے☆ آپ عِیادت کے لئے جاتے ہوئے اگر پھل اور بِسکٹ وغیرہ تحائف لے جانے لگیں تو مشورہ ہے کہ مکتبۃ المدینہ کے کچھ مَدَنی رسائل بھی لے جاکر مریض کو پیش کیجئے تاکہ وہ ملاقاتیوں، (اور اگر اسپتال میں ہو تو) پڑوسی مریضوں اور ان کے عزیزوں کو تحفۃً دے سکیں بلکہ زہے نصیب! مریض خود بھی کچھ مَدَنی رسائل ہَدِیَّۃً منگوا کر اِس غَرَض سے اپنے پاس رکھ کر ثواب کمائے☆ فاسِق کی عِیادت بھی جائز ہے، کیونکہ عِیادت حُقُوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مسلم ہے

(بہارِ شریعت ج۳ص۵۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دشمنوں کی ایذا سے بچنے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"دشمنوں کی ایذا سے بچنے کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔دُعا یہ ہے:

(اَللّٰهُمَّ) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۵﴾

وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾ (پ:11،یونس:86، 85)

ترجمہ کنزالعرفان: اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لیے آزمائش نہ بنا۔اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں کافروں سے نجات دے۔(فیضان دعا، ص255)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (1)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل

1 ۔۔۔ جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

کرلوں گا۔(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے اَوراد پڑھے؟ (8) 313 بار دُرُود شریف پڑھے؟ (9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟ (11) فضول نظری سے بچتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟ (12) 12 منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟ (13) اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) غُصّے کا عِلاج کیا؟ (15) اپنا جائزہ لیا؟ (16) اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھا یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟ (20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟ (21) فجر کے لئے جگایا؟ (22) دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟ (23) گھر درس ہوا؟ (24) مسجد درس دیا یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟ (26) زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) ایک مُشت داڑھی ہے؟ (28) گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟ (30) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟ (32) ظہر کی سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد یا صلوٰۃُ اللَّیل پڑھی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟ (35) عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟ (38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت "دعوتِ اسلامی کا چینل" دیکھا؟ (40) ذاتی دوستی تو نہیں کی؟ (41) وقت پر قرض ادا کردیا؟ (42) عاجزی کے ایسے

الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(43)صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟(44) مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(45) تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟(46) کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟(48) والدین اور پیرومُرشد کو اِیصالِ ثواب کیا؟(49) اِسراف سے بچے؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(52) زبان کے گناہوں سے بچے؟(53) فُضول باتوں سے بچے؟(54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 9 نیک اعمال

(57) اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا؟(59) ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61) مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟ (64) علاقائی دورہ کیا؟(65) پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد